رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ

والیان ریاست و امراء سے
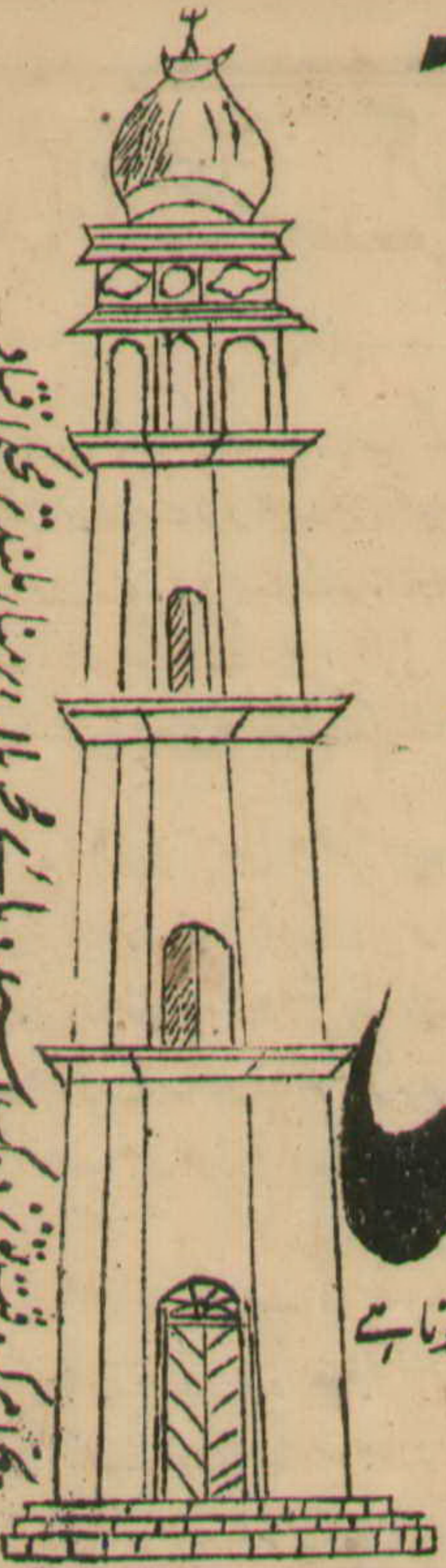
مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے شایع ہوتا ہے

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی
ہوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد (۲۶) | مورخہ ۲۱ر دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر (۴۷)

اس سال کا آخری نمبر

الحکم کی اس اشاعت کے ساتھ الحکم کا یہ سال ختم ہو جاتا ہے جب سے الحکم جاری ہوا ہے اس کا یہ معمول رہا ہے کہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں وہ سالانہ تعطیل کرتا ہے آیندہ اللہ تعالیٰ چاہے اور اس کا فضل و رحم میرے شامل حال ہو تو الحکم کی ستائیسویں جلد کا پہلا پرچہ ۷ر جنوری سنہ ۱۹۲۵ء کو شایع ہوگا۔

اس سال الحکم باوجود میری غیر حاضری کے ٹھیک ٹھیک وقت پر شایع ہوتا رہا ہے اور یہ شکایت نہیں رہی کہ اس کی کوئی اشاعت معرض تعویق و التوا میں رہی ہو۔ اسی سال اس کا خاص نمبر پہلی مرتبہ نہایت شان کے ساتھ کثیر تعداد میں شایع ہوا۔ میں ان تمام مخلص احباب کا شکر گذار ہوں جنہوں نے وقت پر اپنی ذمہ کی قیمت ادا کر کے قدیم خادم سلسلہ کی مدد کی اور جائز طور پر میں ان دوستوں کا شکوہ کرتا ہوں جنہوں نے یہی نہیں کہ وقت پر قیمت ادا نہیں کی بلکہ دفتر سے جاری شدہ وی پی واپس کر کے نقصان پہونچایا۔ میں اسے بہت پسند کرتا ہوں کہ جو دوست کسی وجہ سے اخبار لینا نہ چاہیں وہ قبل از وقت اطلاع دیں لیکن یہ اخلاقاً درست نہیں کہ اخبار لیتے رہیں اور ادائے قیمت کے وقت چپ ہو جائیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگرچہ الحکم کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کہ محض پرچہ انکاری کر دینا اخبار کے بند کرانے کا مترادف نہیں جب تک قیمت بقایا بھیجکر تصفیہ نہ کیا جاوے گر پس میں ان دوستوں کو جو کسی وجہ سے اخبار لینا نہ چاہیں اطلاع دیتا ہوں کہ

وہ تحریراً اطلاع دیں اور جو کچھ بقایا ان کے ذمہ ہے بھیجدیں۔ دفتر اس قسم کے اخراجات برداشت کرنے کو طیار نہیں جو محض تضییع اوقات کے طور پر خط و کتابت کے ہوں۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصر سعادت کی اس یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے کم از کم ایک ہزار خریدار روپے کی ضرورت ہے اور جب تک یہ تعداد پوری نہ ہو ہونیوالے حضرات ہوں جو اس کے سرپرست ہو کر عنہ سالانہ ادا کریں۔

سلسلہ کے قدیم مخلصین سے یہ توقع کرنا بے سود نہ ہوگی۔ انجمنوں کو مناسب ہے۔ کہ انجمن کی طرف سے اخبار کی خریداری کریں۔ اور احباب اس کی ترقی اشاعت کے لئے فکر کریں۔ ایسے مخلص اور معاونین کے نام الحکم میں انشاء اللہ عند الضرورت شایع ہوتے رہیں گے۔

عرفانی

باقی مضمون صفحہ ۸

مغرب حضرت نے سپرد خاک کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے فرط بنا دے اور اس کا نعم البدل عطا فرما دے

۱۸ دسمبر کو ہی سیالکوٹ کے نہایت مخلص اور پرجوش احمدی مولوی فیض الدین صاحب کا ایک لمبی بیماری کے بعد انتقال ہو گیا۔ مرحوم یہاں علاج کو آئے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے انکا جنازہ پڑھا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد دجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ محمد ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شایع کیا

سالانہ جلسہ آپہونچا

جس وقت الحکم کا یہ نمبر احباب کے پاس پہونچے گا اس وقت بہت سے لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے روانہ ہو چکے ہوں گے۔ جو قریب کے رہنے والے ہیں وہ تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ ہیں الحکم کی طرف سے ان تمام آنے والے بھائیوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے

اہلاً و سہلاً و مرحباً

کہتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کے ان مخلصانہ بعد سفر کو ہر قسم کی برکات اور فیوض کا ذریعہ بنا دے اور وہ خیر و عافیت کے ساتھ ایام سفر کو پورا کر کے اپنے عزیز دوں اور اقارب میں خوشی اور خرمی کے ساتھ واپس ہوں۔

سالانہ جلسہ کے متعلق ابھی تک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کوئی خطبہ دینے کا موقعہ نہیں ملا۔ آتے ہی آپ بے حد مصروف تھے دن میں چار چار مرتبہ آپ کو تقریریں کرنی پڑیں۔ آپ کی طبیعت پہلے ہی سے ناساز تھی۔ اور پھر سیدہ امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی علالت اور بالآخر وفات ایک ایسا بجز منہمک سلسلہ غیر معمولی محنت اور کام کا تھا کہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور توفیق کے بغیر کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ یہ معمولی بات نہیں کہ ایک شخص مختلف قسم کے افکار کا ہجوم اپنے دماغ میں رکھتا ہو۔ اور وہ اپنے خدام کے جلسہ مسرت و شادمانی میں آتا ہے اور ان کی مسرتوں میں مسرت و اطمینان سے حصہ لیتا ہے۔ جب تک اپنے جذبات پر کامل حکومت اور دل میں قوت نہ ہو تا ممکن ہے کہ ایسے افکار میں کام بھی کر سکے۔ بہر حال آپ ان گوناگوں مصروفیتوں کے آپ سالانہ جلسہ کے متعلق کوئی خطبہ نہ دے سکے۔ انہیں افکار میں سلسلہ کی مالی حالت اور اس کی پیش آمدہ ضروریات کا بھی سوال ہے۔ جو آپ کے سامنے بار بار آتا ہے۔ جماعت نے اب تک جو مالی قربانی کی ہے اس زر پرستی کے زمانہ میں اس کی نظیر کسی قوم میں نہیں ملتی۔

وہ قومیں جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں اور جو متمول افراد پر مشتمل ہیں ابھی احمدی جماعت کا مقابلہ مالی اور جانی قربانیوں میں اس مادہ پرستی کے عہد میں نہیں کر سکتی ہیں اس لئے کہ اس جماعت کی تعداد بہت کم اور جماعت غربا کا مجموعہ اور پھر وہ جن اغراض کے لئے اپنے اموال کو خرچ کر رہی ہے دنیا اسپر ہنستی ہے اس لئے جماعت کی قلت اور اس کی مالی حالت کی کمزوری اور اغراض کو مد نظر رکھتے ہوئے

احمدی جماعت کی قربانی فقید المثال ہے

لیکن یہ کہہ دینا جماعت کو اس کی مزید قربانیوں سے روکنے کا موجب نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس لذت کے پیدا ہو جانے سے مزید قربانیوں کا جوش اور شوق پیدا ہوتا ہے۔

ہمارا سالانہ جلسہ بجائے خود ایک عظیم الشان انسٹیٹیوشن ہو گیا ہے۔ جسمیں دس بارہ ہزار کے قریب آدمی جمع ہوتے ہیں اور جس کے سارے اخراجات کا اگر اندازہ کیا جاوے جو لوگوں کے یہاں آنے اور واپس جانے اور قیام پر ہوتے ہیں تو کسی صورت میں اس کی تعداد دو لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوتی۔ کس قدر ہمت اور اخلاص ہے اس قوم کا جو محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے اپنے تمام کاروبار کو چھوڑ کر اور اپنے اموال کو خرچ کر کے اس مقام پر جمع ہوتی ہے جہاں دنیا کی کوئی دلفریبی اور کشش موجود نہیں۔ حقیقت میں یہ خدا کا فضل خاص ہے ان سعادتمندوں پر جو خدا کی طرف بلانے والے کی آواز پر آ رہے ہیں۔

پس جبکہ وہ محض خدا تعالیٰ کے لئے آ رہے ہیں تو ان سے توقع کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے اوقات کو مفید اور نافع بنانے کی ہر ممکن فکر کریں گے اور اس کا بہترین طریق یہی ہے جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ہمیشہ توجہ دلائی ہے کہ۔

وہ باقاعدہ اور باالتزام جلسہ میں شامل رہیں

تمام لیکچروں کو سنیں اور جلسہ کے وقت کوئی ان میں سے جلسہ گاہ سے باہر نہ ہو۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی طبعی ضرورت پیش آ جاوے۔ اس حالت میں بھی نہایت امن اور خاموشی کے ساتھ باہر نکلنا چاہیئے۔ جب تک ہم اپنے آپ کو اس قسم کی تربیت کا خوگر اور عادی نہ بنائیں گے ہمارے کاموں میں ایک نقص اور خامی رہے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ سلسلہ کے ضروریات اور اغراض سے پوری واقفیت حاصل کر کے ہمیں ان کو مقدم کر لینا چاہیئے۔ یہ جلسہ کوئی میلہ یا بازار نہیں ہونا بلکہ جو کچھ بھی ہمارے مد نظر ہونا چاہیئے وہ سلسلہ کے اہم مقاصد ہوں جب تک پورے طور پر ہم ان باتوں کو نہ سنیں۔ ہم ان کے متعلق انتہائی دلچسپی اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتے اور اس طرح پر ایک نقص ہم میں پیدا ہوتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جلسہ پر ہم کو اپنے بچوں کو بھی ساتھ لانا چاہیئے تاکہ ان کو سلسلہ کے کاموں سے دلچسپی اور واقفیت پیدا ہو۔

اور نہ صرف بلکہ اپنے بچوں کو یہاں احباب سے ملانا چاہیئے تاکہ ان میں باہم شناسائی اور معرفت پیدا ہو کسی کو کیا معلوم ہے کہ وہ کب اس دنیا سے بلایا جائیگا بچوں کے لئے اس قسم کی واقفیت انشاء اللہ تعالیٰ چاہیے تو مفید ہوگی۔ بعض احباب کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بہت مخلص اور سرگرم ممبر اس سلسلہ کے تھے مگر ان کے بچوں میں وہ جوش نہ رہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ سلسلہ سے ناواقف و ناآشنا تھے۔ اور قادیان آتے نہ تھے۔ والدین بعض اوقات یہ سمجھ کر کہ انہیں سفر میں تکلیف ہوگی۔ ساتھ لانے سے مضائقہ کرتے ہیں مگر یہ غلط خیال ہے اس کا اثر ان کی آئندہ زندگی پر خدانخواستہ برا پڑ سکتا ہے وہ آرام طلب ہو کر کاہل بن سکتے

سلسلہ کے مرکز میں جب وہ آتے ہیں تو اس اجتماع کا جو محض خدا کے لئے ہوتا ہے ایک خاص اثر ہر قلب پر پڑتا ہے۔ اور وہ بچے جب ان اثرات کو بچپن سے قبول کرنے لگتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سعادت اور نیکی کا اثر ان میں راسخ ہوتا جاتا ہے اور سلسلہ کے ساتھ انکا تعلق بہت مضبوط ہوتا جاتا ہے پس ہر شخص اپنے بچوں کو لانے کے لئے ضرور کوشش کرے ہاں اگر بچے بہت چھوٹے ہوں تو ان کو ساتھ نہ لانا ہی مناسب ہوتا ہے لیکن نو دس برس کے بچے ایک اہلیت اس امر کی رکھتے ہیں کہ وہ سلسلہ کی اہمیت اور اسکے مقاصد اور اغراض سے دلچسپی پیدا کریں اس عمر کے نقوش جو دل و دماغ پر ہوتے ہیں وہ دیرپا اور مضبوط ہوتے ہیں۔

اگر ہم اپنی بیوی بچوں میں احمدیت کی روح کو زندہ اور مضبوط نہیں رکھتے تو یاد رکھو کہ اپنے ہاتھ سے اپنے گھروں سے اس بابرکت درخت کو (خدا نہ کرے) کاٹنے کے مجرم ہوں گے۔ سلسلہ کے مطالبات میں بعض اوقات اولاد اور بیویاں روک ہو سکتی ہیں لیکن جب خود ان کو دلچسپی اور محبت بڑھیگی۔ وہ خود ان کے مقاصد کو پورا کرنے میں ممد اور معاون ہو جائیں گی پس اس فرصت کو غنیمت سمجھا جائے اور اس موقعہ پر اپنی بیوی بچوں کو ہمراہ لانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

اور اگر ہم اس میں ذرا بھی غفلت اور سہل انگاری سے کام لیں گے تو آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت میں غفلت اور قصور کے مجرم ہوں گے۔ آج کے بچے کل کے باپ ہیں اور اس وقت جبکہ ان کے قلوب پر ہر قسم کے نقش کا اثر ہو سکتا ہے آؤ ہم ان میں احمدیت کے نقوش کو بہت گہرا کھودنے کی کوشش کریں اور خدا سے توفیق چاہیں۔

قابل توجہ شیعہ صاحبان

مشہور مثل ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور اس کے ہم معنی یہ مصرع بھی ہے سے

گندم از گندم بروید جو ز جو۔

کہ گندم گندم کے پودے پر لگتا ہے اور جو جو کے پودے پس اسی طرح کسی قوم کا ہادی اور رہبر بھی ایک درخت کی مانند ہوتا ہے اور اس کی شان اور عظمت پاکیزگی اور طہارت کا قطعی اور یقینی پتہ اس کی قوم اور جماعت کی حالت سے ہی لگ سکتا ہے کسی نے کہا ہے الولد سرٌ لابیہ کہ بیٹا اپنے باپ کا نمونہ ہوتا ہے چونکہ پیر و مرشد نبی اور رسول بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہوتے ہیں۔ پس اس لئے ان کی تیار کردہ جماعت کی حالت اور روش ان کی اپنی حالت کا عکس اور نقشہ ہوتی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم آیتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزگی اور طہارت میں کیا شک ہو سکتا ہے جبکہ عرب جیسی بگڑی ہوئی گمراہ قوم آپ نے اصلاح کر دی اور ان کا ہر ایک نقش ایسا سنوارا کہ دنیا کے عقلمند انگشت بدنداں رہ گئے۔ مگر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ وہ قوم جسکو خدا تعالیٰ نے ایسا رسول اور ایسا پیشوا عطا فرمایا اس کے ایک حصے نے بے جا حمیت اور بے جا طرفداری کے باعث اس رسول مقبول کی پاک جماعت پر سخت سے سخت الزام لگائے اور ان کی شان کو مذموم سے مذموم رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی اور انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ ہم اپنی اس طرز اور طریق سے صحابہ کی شان نہیں گھٹا رہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن پاک پر بے دریغ سیاہ دھبہ لگا رہے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے صحابہ کی اصلاح کو رسول کریم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ٹھیرایا ہے۔

پس یا تو یہ لوگ یعنی شیعہ صاحبان نادان دوست کا حکم رکھتے ہیں یا درحقیقت ان کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ وقعت اور عظمت نہیں ہی سو دونوں صورتیں ہمارے لئے رنج دہ ہیں۔ کہ ہمارے بھائی اور آنحضرت صلعم کے نام لیوا غلط راہ پر پڑ کر سنبھلنے کی کوشش نہیں کرتے مگر خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ مومن کے رنج میں بھی وہ کوئی نہ کوئی خوشی اور راحت پیدا کر دیتا ہے جو اس کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتا ہے سو یہ رنج بھی اسی قسم کا ہے کیونکہ اس علام الغیوب ہستی نے اپنی پرحکمت کلام میں اس فرقہ کے پیدا ہونے کی قبل از وقت اطلاع دیدی تھی سو جہاں ہمارے بھائیوں کے ایک حصہ نے راہ راست کو چھوڑ کر ہمیں فکرمند کیا ہے وہاں ہمیں یقین اور ایمان سے بھی وافر حصہ ملا ہے کیونکہ اس فرقہ نے قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق اپنے ظہور سے خدا تعالیٰ اور اس کے پاک کلام کے حق ہونے پر مہر لگا دی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے غم کے حصہ کو بھی خوشی سے مبدل کر دے اور ہمارے شیعہ بھائیوں کو تعصب سے پاک کر کے حق اور راستی سے متمتع ہونیکی توفیق بخشے۔ آمین

قبل اس کے کہ فرقہ شیعہ کے متعلق جو پیشگوئی ہے اس کو میں قلمبند کروں چند اور پیشگوئیوں کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ جہاں اس پیشگوئی کا ذکر ہے وہاں پر اور بھی چند ایک پیشگوئیاں مذکور ہیں جنکی تشریح سے اسپر زیادہ روشنی پڑ سکتی ہے سورہ تحریم رکوع ۲ میں مومنوں اور کافروں کا ذکر کر کے چند مثالیں بیان فرمائی ہیں جو کئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔

پہلی پیشگوئی

ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئاً وقیل ادخلا النار مع الداخلین۔ کہ جن لوگوں نے آنحضرت صلعم کا انکار کر دیا ہے وہ نوح اور لوط کی بیوی کی طرح ہیں کیونکہ وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے ماتحت تھیں لیکن انہوں نے ان کی قدر نہ کی بلکہ خیانت کی پس ان پر ہمارا ایسا عذاب نازل ہوا کہ پھر نوح اور لوط کے بھی اختیار سے باہر ہو گیا اور دنیا کے عذاب کے بعد آخرت کے عذاب میں مبتلا کر دی گئیں۔ اس مثال میں خدا تعالیٰ نے بطور پیشگوئی یہ سمجھایا ہے کہ نوح اور لوط کی بیوی کی طرح کفار کے گھروں میں آنحضرت صلعم جیسا نور ہم نے نازل کیا ہے اگر یہ چاہیں تو ان کی قدر کر کے اپنی ظلمتیں دور کر سکتے ہیں ورنہ جو حال ان عورتوں کا ہوا وہی ان کا بھی ہو گا پس جو حال اہل مکہ اور ائمۃ الکفر کا ہوا وہ کسی اہل علم پر مخفی نہیں دنیا کے عذاب کا مزہ چکھ کر آخرت کے عذاب میں گرفتار ہو گئے۔

دوسری پیشگوئی

وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا امرأۃ فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین۔

کہ جو لوگ آنحضرت صلعم پر ایمان لائے ہیں ان کا ایک گروہ فرعون کی بیوی کی طرح ہے کہ وہ خود تو نیک تھی لیکن جس کے ماتحت تھی یعنی فرعون۔ وہ ظالم اور بے دین تھا اور ظلم کی وجہ سے احکام الٰہی کی بجاآوری میں اس کو دقت پیش آتی تھی آخر تنگ آکر وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہے کہ الٰہی فرعون اور اس کی ظالم قوم کے پنجے سے مجھے رہائی دے اور دوزخ سے نکال کر مجھے حقیقی جنت میں داخل کر۔ اس مثال میں خدا تعالیٰ نے ان مومنین کا ذکر فرمایا ہے جو مکہ میں بے سر و سامانی کے باعث ہجرت نہیں کر سکتے تھے اور کفار کی ماتحتی میں فرعون کی بیوی کی طرح ان کے ظلم سہتے تھے اور وہ بھی فرعون کی بیوی کی طرح خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے تھے۔

ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعلنا من لدنک ولیا واجعلنا من لدنک نصیراً

کہ اے اللہ اس ظالم بستی سے ہمیں نکال اور اپنے خاص حکم سے ہمارے دوست اور مددگار بھیج۔ اس میں پیشگوئی فرمائی کہ جس طرح ہم نے آسیہ کی دعا سنی اور فرعون اور اسکی قوم کو ہم نے ہلاک کر کے ان کے پنجے سے اس کو رہائی دی تھی اسی طرح ان مومنین کی دعاؤں کو سنکر ان کی بھی ہم مدد کریں گے جس سے ان کو کامل آزادی نصیب ہو گی چنانچہ فتح مکہ نے اس پیشگوئی کی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا۔

تیسری پیشگوئی

ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا۔ کہ مومنین کے دوسرے گروہ کی مثال حضرت مریم کی طرح ہے جو خود بھی نیک تھیں اور جن کے ماتحت تھیں یعنی حضرت زکریا وہ بھی نیک تھے اور خدا تعالیٰ کے مقرب نبی تھے۔ اس لئے ان کو احکام الٰہی بجالانے میں کوئی دقت اور روک نہ تھی اور وہ بڑی فرمانبردار اور عظمت مآب تھیں مگر باوجود ان کے تقویٰ اور طہارت کے ان کی قوم کے لوگوں نے ان پر سخت بہتان باندھا وقولھم علیٰ مریم بھتانا عظیما۔ کہ یہود پر جو لعنت کی گئی تو اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہوں نے مریم جیسی صدیقہ عفیفہ پر بہتان عظیم باندھا۔ یہ وہ صحابہ ہیں جو ہجرت کر کے امن کے ساتھ حضرت مریم کی طرح نبی کریم کی سرپرستی میں تربیت پاتے تھے وہ خود بھی پاک تھے اور جن کے ماتحت تھے وہ بھی پاک اور خدا تعالیٰ کے مقرب نبی تھے یعنی خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر باوجود ان مہاجرین کے حضرت مریم کی طرح پاک اور مطہر ہونیکے ان کی قوم کے لوگ ہی مسلمان کہلانے والے ان پر الزام لگائیں گے پس جس طرح حضرت مریم کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں بری ٹھیرایا ہے۔ اسی طرح ان صحابہ کو بھی خدا تعالیٰ تمام الزامات سے بری ٹھیرائے گا۔ پس شیعہ صاحبان ان صحابہ کو جن کو خدا تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور طہارت کی وجہ کو حضرت مریم صدیقہ کی شان عطا کرتا ہے ان کو قسم قسم کے الزامات سے متہم کرتے ہیں اور ان پاک باطنوں کو منافقین کا خطاب دیتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک گویا وہ کفار سے بھی بدتر تھے کیونکہ کفار اگر جہنم میں پڑیں گے تو منافق فی الدرک الاسفل من النار سب سے گہری جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

کیونکہ منافق مار آستین یعنی چھپا دشمن ہوتا ہے اس لئے وہ ایک کافر سے جس کی دشمنی ظاہر ہوتی ہے بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ علام الغیوب ہستی اہل تشیع کے ۔۔ وجود کے ظہور سے پہلے جس طرح ان کے وجود پر اس نے اطلاع دی اسی طرح صحابہ کرام کی بریت بھی اپنے پر حکمت کلام میں بیان فرما دیتا۔

کلام الٰہی حکم ہے

تمسکوا بکتاب اللہ کے ماتحت اور ارشاد قرآنی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون کے ماتحت قرآن کریم کو ہم حکم ٹھیراتے ہیں۔

جس کی شان میں حضرت علی فرماتے ہیں۔ ان اللہ بعث رسولہ ھادیا بکتاب ناطق (نہج البلاغت طہران صـ۵۹) قرآن کریم ایک ناطق کتاب ہے کوئی ضرورت دینی ایسی نہیں جس کو وہ بیان نہیں کرتا ہو اور وہ حق بات کے بیان کرنے سے ساکت اور صامت نہیں۔ پھر فرمایا۔ وعلیکم بکتاب اللہ فانہ حبل المتین والنور المبین والشفاء النافع۔ کہ قرآن کریم جیسی محکم اور نافع کتاب کو مضبوط پکڑنا۔ (نہج البلاغہ صـ۵۲)

پس ہم قرآن کریم کو ہاتھ میں لیکر غور کرتے ہیں کہ اس نے صحابہ کرام کو کس مقام پر کھڑا کیا ہے آیا ان کو مومن قرار دیا ہے یا ہمارے شیعہ برادران کے قول کے مطابق کافر اور منافق (نعوذ باللہ من ذالک)

ایمان کی تعریف

ایمان ایک قلبی کیفیت کا نام ہے جس کا بہتر علم خدا تعالیٰ کو ہی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ علیم بذات الصدور ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے منافقین کی نسبت فرمایا ہے۔ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم۔ کہ چونکہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اس لئے تم ابھی مومن کہلانے کے مستحق نہیں۔ پس سوال ہوتا ہے کہ پھر ہمیں مومن اور غیر مومن کا کس طرح پتہ لگے۔ سو کسی کے ایمان کا پتہ لگانے کے لئے چار ذریعہ ہو سکتے ہیں۔

(۱) کوئی شخص زبان سے اقرار کرے کہ میں خدا اور اس کے رسولوں کتابوں فرشتوں اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں۔

(۲) کوئی شخص اقرار کے مطابق عمل بھی کرے یعنی احکام الٰہی کی بجا آوری میں کوتاہی نہ کرے۔ وھم بامرہ یعملون کا مصداق ہو۔

(۳) تیسرے وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مومن ہونیکا سارٹیفکیٹ مل جائے۔

(۴) وہ شخص جس کے ساتھ خدا تعالےٰ وہ سلوک کرے جو کہ وہ مومنین سے کرتا ہے۔

پس زبان کا اقرار جوارح سے اعمال حسنہ۔ خدا تعالیٰ سے مومن ہونے کا سارٹیفکیٹ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کا سلوک۔ مگر پہلے دو ذریعے ایسے ہیں کہ جن میں شک کی گنجائش ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص زبان سے ایمان کا اقرار کرے لیکن اس کا دل ایمان سے خالی ہو۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص زبان سے اقرار بھی کرے اور جوارح سے اعمال بھی بجا لائے مگر پھر بھی وہ ایمان سے عاری ہو جیسا کہ منافقین کے حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالےٰ یراؤن الناس۔

ہاں موخر الذکر دو ذریعے ایسے ہیں کہ انہیں شک و شبہ کو کوئی راہ نہیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص حقیقۃً مومن نہ ہو اور خدا تعالیٰ اپنے کلام میں مومن کا خطاب دے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ مومنوں کے ساتھ کافروں والا اور کافروں کے ساتھ مومنوں والا معاملہ اور سلوک کرے جیسا کہ فرماتا ہے ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مومنوں سے [illegible] وہ سلوک کریں جو مفسدوں کے ساتھ کیا جاتا ہے یا متقیوں کے ساتھ ہم وہ سلوک کریں جو بدکرداروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

اس لئے موخر الذکر دو معیار باعث اپنی پختگی کے پہلے دو معیاروں کو بھی قابل وثوق بنا دیتے ہیں اس لئے ہم ان دو معیاروں کی رو سے صحابہ کرام کا مومن اور مقرب الٰہی راست باز ہونا ثابت کریں گے اور پھر تائیداً احادیث اور تاریخ کے بھی موقع محل پر حوالے نقل کریں گے ممکن ہے کہ کسی سعید روح کو فائدہ ہو

اولاً میں وہ روایات پیش کروں گا جو اپنے اندر عمومیت رکھتی ہیں یعنی مجموعی طور پر صحابہ کرام کی فضیلت ان سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں وہ آیات اور حوالہ جات پیش کروں گا جن سے انفرادی طور پر ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ۔ عائشہؓ حفصہؓ۔ وغیرہ ازواج مطہرات کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

کیا صحابہ مومن اور ایماندار تھے

(۱) غزوہ بدر کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قد کان لکم اٰیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ۔ کہ غزوہ بدر میں کفار کے مقابلہ میں جو گروہ سینہ سپر ہوا تھا خدا تعالےٰ شہادت دیتا ہے کہ ان کی لڑائی اور ان کا جہاد محض فی سبیل اللہ تھا اور پانچویں پارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجراً عظیماً درجٰت منہ ومغفرۃ ورحمۃ وکان اللہ غفوراً رحیما کہ خدا تعالیٰ نے مجاہدین کو بہت بڑی فضیلت دی ہے ان کے لئے بڑے اجر اور بڑے درجے ہیں اگر ان سے کوئی لغزش ہو گئی ہے تو ان کو خدا تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت گھیر لے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو جو اس کی راہ میں مالی اور جانی سے جہاد کریں اپنی مغفرت اور رحمت کے سایہ میں لے لیتا ہے

تین سو تیرہ اصحاب کو مجاہد فی سبیل اللہ کا سارٹیفکیٹ

غزوہ بدر میں تین سو تیرہ اصحاب تھے پس ان سب کو خدا تعالیٰ نے مجاہد فی سبیل اللہ قرار دیا ہے اور مغفرت اور رحمت کا بیش بہا خلعت ان کو عطا کرتا ہے اور بہت بڑے اجر عظیم کا ان کو مستحق قرار دیتا ہے۔

(۲) غزوہ احد کے متعلق خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ تبوء المؤمنین مقاعد للقتال کہ تو مومنین کو جگہ بجگہ مورچوں میں بٹھا رہا تھا۔ پھر فرمایا۔ اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیھما کہ اس وقت مومنین میں سے دو گروہوں نے پسپا جانے کا قصد کیا مگر خدا تعالیٰ چونکہ ان کا ولی تھا اس لئے وہ لغزش سے بچ گئے۔

سات سو صحابہ کو مومن کا خطاب

غزوہ احد میں سات سو صحابہ تھے۔ جن کو خدا تعالےٰ نے مومن ہونے کا خطاب دیا ہے بلکہ ان میں سے جو لغزش کھانے لگے تھے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ اللہ ان کا بھی ولی تھا اس لئے۔ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور کے مطابق خدا تعالیٰ نے اپنے ولی ہونے کا یہ ثبوت دیا کہ ظلمت سے ان کو نکال دیا۔ اور وہ لغزش سے بچ گئے پس جن کا خدا ولی ہو کسی دوسرے کی عداوت انکا کیا بگاڑ سکتی ہے۔

(۳) صلح حدیبیہ کے متعلق فرماتا ہے۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم۔ کہ خدا تعالیٰ ان مومنین پر جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کفار سے لڑنے کے لئے آنحضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور نہ پیچھے ہٹنے کا اقرار کیا خدا ان پر راضی ہو گیا کیونکہ خدا تعالےٰ کی نگاہ دلوں پر ہے اس نے ان کے قلوب کی پاک کیفیت کو دیکھا اور ان پر سکینت نازل کی

چودہ سو صحابہ کو مومن کا خطاب

صلح حدیبیہ میں چودہ سو صحابہ تھے پس جن کو خدا مومن کہے

اور ان کے دلوں پر نگاہ کرتے ہوئے اپنی رضا کا خاص خلعت عطا فرما دے۔ کسی دوسرے کی ناراضگی ان کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔

(۴) غزوہ حنین کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم ...... ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ سکینتہ علےٰ رسولہ و علی المؤمنین - اس جگہ خدا تعالیٰ ان مجاہدین کی کثرت کا خود ذکر فرماتا ہے جنکی مختلف میدانوں میں اس نے نصرت کی ہے لیکن غزوہ حنین میں ان کو اپنی کثرت پر گھمنڈ آگیا مگر خدا تعالیٰ کو یہ ہرگز پسند نہیں کہ مومن ایک آن کے لئے بھی خدا تعالیٰ سے مستغنی ہو اور اپنی قوت اور کثرت کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھ لے اس لئے اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور کے مطابق فوراً ان کو کھٹائی میں ڈالکر ان کی کثرت کے گھمنڈ کو توڑ دیا۔ پھر رسول پر بھی اور مومنین پر بھی سکینت نازل فرمائی جس سے کفار کو شکست ہوئی اور مومنین فتحیاب ہوئے۔

دس ہزار صحابہ کو مومن کا خطاب

غزوہ حنین میں دس ہزار صحابہ تھے جن کو خدا تعالیٰ مومن قرار دیتا ہے اور جس طرح رسول پر سکینت نازل فرمائی اسی طرح ان پر بھی سکینت کے نازل فرمانے کی خبر دیتا ہے۔ پس نہایت بے انصافی ہوگی کہ ہم ان کو نعوذ باللہ منافق قرار دیں۔ خصوصاً جبکہ غزوہ حنین وہ غزوہ ہے جس نے تورات کی دس ہزار قدوسیوں والی پیشگوئی کو پورا کر کے آنحضرت صلعم کی صداقت پر مہر لگا دی۔

تورات کی پیشگوئی

اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ (استثنا ۳۳/۲) پس یہ صحابہ وہ لوگ ہیں جن کو تورات میں قدوسی کہا گیا ہے - اللھم اجعلنا منھم۔

پچیس ہزار صحابہ کو مومن متقی کا خطاب

(۵) غزوہ تبوک کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے - لا یستاذنک الذین یومنون باللہ والیوم الاٰخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین - منافقین نے جب اس سفر کی شدۃ اور ناقابل برداشت تکالیف کو دیکھا تو طرح طرح کے حیلے بہانے بنانے لگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مومن اور متقی ہیں وہ اس نازک وقت میں پیچھے رہنے کے لئے تجھ سے اجازت نہیں مانگتے" تو اگر ان کو اجازت نہ دیتا تب بھی یہ تیرا ساتھ نہ دیتے لو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ کیونکہ ان کا اگر ساتھ دینے کا ارادہ ہوتا تو وہ سفر کی کچھ تیاری ہی کرتے مگر انہوں نے کوئی تیاری نہیں کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تمہارے ساتھ جانیکا ارادہ ہی نہ تھا۔ انما یستاذنک الذین لا یومنون باللہ والیوم الاٰخر وارتابت قلوبھم - اس وقت اذن وہی مانگتے ہیں جو درحقیقت اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور ان کے دل اسلام کے متعلق شک سے معمور ہیں

علی قمی کی غلط بیانی

تعصب کا ستیاناس ہو اس موقعہ پر تفسیر قمی والا لکھتا ہے کہ آنحضرت نے مضرب سے کہا کہ مجھے لشکر کی تعداد شمار کر کے بتا دو اس نے شمار کر کے بتلایا کہ خادموں اور غلاموں کے علاوہ پچیس ہزار آدمی ہیں - پھر آپ نے اس سے فرمایا کہ اب مومنین کو شمار کر اس نے شمار کر کے بتلایا کہ مومن کل سولہ ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون کس قدر صریح بہتان اور قرآن کریم کی تکذیب ہے خدا تعالیٰ تو ان سب لشکریوں کو مومن متقی اور پاک دل بتلا دے اور علی قمی کہتا ہے کہ صرف سولہ مومن تھے باقی سب منافق حالانکہ خدا تعالیٰ نے ما کان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب کے وعدے کے مطابق مومنین اور منافقین میں ایسا کھلا امتیاز کر دیا ہے جس کے بعد کسی عقلمند کو کوئی شک و شبہ نہیں رہ سکتا کیونکہ اجازت لیکر پیچھے رہنے والوں کو خدا تعالےٰ نے منافق قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں کو مومن اور متقی۔ اور پھر صرف اتنا فیصلہ ہی نہیں کیا بلکہ فرمایا۔ ولکن کرہ اللہ انبعاثھم فثبطھم وقیل اقعدوا مع القاعدین کہ خدا نے اس جنگ میں منافقین کی شرکت کو سخت ناپسند کیا ہے اس لئے ان کی نسبت آسمانی حکم صادر کیا گیا کہ وہ پیچھے بیٹھنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھیں پس یہ وہ لشکر تھا جسمیں خدا تعالیٰ نے منافقین کو شریک ہی نہیں ہونے دیا پھر اس سورہ کے آخر میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انہ بھم رؤف الرحیم۔ کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم پر اور مہاجرین اور انصار پر بھی رجوع برحمت ہوا جنہوں نے غزوہ تبوک جیسی مشکل گھڑی میں جبکہ مومنین کے ایک فریق کے بھی قریب تھا کہ قدم لغزش کھا جائیں - آنحضرت کا ساتھ دیا چونکہ خدا تعالیٰ ان کا بھی ولی تھا اس لئے ان پر بھی رجوع برحمت ہوا کیونکہ خدا کی ان پر شفقت اور مہربانی ہے پس جس طرح خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم پر رجوع برحمت ہوا اسی طرح اس غزوہ میں جو آپ کا ساتھ دینے والے تھے ان پر بھی رجوع برحمت ہوا اور خدا تعالےٰ کی ان پر خاص شفقت اور رحمت کی نظر تھی۔ پس ایسی پاک جماعت کو منافق قرار دینا صریح ایمانداری سے بعید اور کور باطنی کی دلیل ہے۔ (باقی آیندہ)

اعلیحضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خاص ارشاد

جو کہ حضور نے بجواب ایڈریس منجانب ممبران تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن فرمایا کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سابق طلبا کی انجمن کا قیام نہایت ضروری ہے۔ لہذا اسے باقاعدہ طور پر اور مضبوطی سے قایم کرنا چاہیئے

اس لئے

تمام احباب کا جنہیں کسی نہ کسی وقت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پانے کا شرف حاصل ہو چکا ہے - فرض ہے کہ وہ جلسہ سالانہ جیسے پاک بابرکت و نادر موقع پر صرف ایک روپیہ چندہ سالانہ اور ایک روپیہ فیس ڈونر - کل صرف مبلغ دو روپیہ (کم از کم) سالانہ چندہ ادا کر کے تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن میں بطور ممبر شامل ہو کر

خدمات سلسلہ عالیہ بجالاویں۔

نیز امید ہے کہ مفصل مطبوعہ نوٹ انشاء اللہ العزیز بموقعہ جلسہ سالانہ پیش ہو سکے گا۔

ادائیگی چندہ کیلئے احباب مکرمی خان گل محمد خانصاحب بی۔ اے کے دفتر بورڈنگ ہاؤس سکول دارالعلوم میں یا خاکسار راقم کو شفاخانہ نور کے متصل عین جنوب مغربی مکان میں شرف ملاقات بخشیں والسلام

نیازمند:- قریشی رشید احمد ارشد عفی عنہ جائنٹ سکرٹری تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن - قادیان

وصیت نمبر ۳۹۴

میں طالعہ بی بی زوجہ ولایت مرحوم قوم جٹ سکنہ پوہلا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق

ا - میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

ب - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بلا وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی -

ج - میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ۵ کنال زمین مزروعہ جو مجھے اپنے بیٹے چوہدری غلام محمد صاحب نے بطور بخشش کے

کے دی ہے ۔ اسکی قیمت الہ ۱۴۲۳ ؎ روپیہ ہے ۔ نیز ۲۰۰ ؎ روپیہ کا زیور ہے یعنی میری جائداد کل اس وقت قیمتی ۱۵ ؎ روپیہ ہے ۔ والسلام ۔ الراقم طالع بی بی زوجہ چوہدری ولایت ۔

گواہ شد گواہ شد
عبداللہ خان بقلم خود امیر جماعت احمدیہ دتا زیدکا ۔ غلام محمد بقلم خود پوپلا

وصیت نمبر ۲۱۴

میں حشمت بی بی بنت عبدالغنی دسکر حری انجمن احمدیہ اوجلہ ساکن قادیان ضلع گورداسپور اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر زر وصیت میں سے کوئی رقم اپنی حین حیات سے پہلے ادا کردوں تو اس قدر رقم زر وصیت سے منہا کردی جاویگی ۔ میری موجودہ جائداد منقولہ کل اس وقت یہ ہے ۔ زیور یکصد روپیہ ۔ مہر یکصد روپیہ ۔ اسباب خانہ یکصد روپیہ کل تین صد روپیہ × ۲/۲۴ ۱۵

گواہ شد العبد گواہ شد
عبدالاحد متعلم فاضل کلاس ۔ حشمت بی بی قادیان ۔ اکبر علی خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۲۱۱۹

میں خورشید بیگم زوجہ مرزا محمد شفیع قوم مغل سکنہ دہلی حال قادیان ضلع گورداسپور اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں ، تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردہ جاویگی ۔

(۳) میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے ۔ زیور قیمتی چار صد روپیہ بقایا مہر مبلغ تین صد روپیہ ۲۰ ۱/۲ العبد

العبد ۔ گواہ شد گواہ شد
خورشید بیگم ۔ مرزا محمد شفیع خاوند موصیہ ۔ محمد اسمٰعیل اسسٹنٹ سرجن

وصیت نمبر ۲۲۰۰

میں مرزا محمد شفیع ولد محمد حمید مرزا صاحب مرحوم قوم مغل سکنہ دہلی حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں ۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی ۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ ایک کنال

زمین واقع محلہ دارالرحمت قیمتی تین صد روپیہ اور رقم پراویڈنٹ فنڈ جو گورنمنٹ کے صیغہ محکمہ ڈاک خانہ میں جمع ہے جسکی تعداد اسوقت دو ہزار روپیہ ہے

العبد گواہ شد
خاکسار مرزا محمد شفیع انسپکٹر ڈاکخانہ جات انبالہ ۔ محمد اسمٰعیل اسسٹنٹ سرجن

گواہ شد
ڈاکٹر فضل کریم قادیان

وصیت نمبر ۲۲۰۱

میں آمنہ بنت محمد اسمٰعیل زوجہ سید سلیم شاہ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد و متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

(۱) میری جائداد اس وقت صرف میرا مہر ایک ہزار روپیہ ہے ۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میں کوشش کروں گی اس پر کہ اپنی زندگی میں ادا کردوں ۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ہوئی تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ المرقوم ۹/۲۴ ۲۶ گواہ شد ۔ سید محمد اسمٰعیل ہیڈ کلرک بیت المال

العبد گواہ شد
آمنہ ۔ قادیان سلیم شاہ قادیان

وصیت نمبر ۲۲۰۲

میں امۃ الرشید بنت سید محمد اسمٰعیل زوجہ سید لعل شاہ صاحب سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اپنی جائداد متروک کے متعلق

(۱) میری جائداد اس وقت صرف ایکہزار روپیہ مہر ہے اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کوشش کروں گی کہ اس کو اپنی زندگی میں ادا کردوں ۔

(۲) میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ ۹/۲۴ ۲۶

گواہ شد العبد
سید محمد اسمٰعیل ہیڈ کلرک بیت المال قادیان ۔ امۃ الرشید قادیان
گواہ شد سید لعل شاہ احمدی خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۲۲۰۴

میں جمیلہ خاتون زوجہ سید غلام حسین صاحب سکنہ گڈھی پختہ ضلع مظفر نگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اپنی جائداد متروک کے متعلق ۔

میری اس وقت جائداد صرف تین صد روپیہ نقد ہے نہ زیور ہے نہ مہر ہے ۔ کیونکہ میں مہر کی رقم خرچ کرچکی ہوں ۔ بس میں اپنی موجودہ جائداد کے ⅒ حصہ کی

وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے حصہ موعودہ کی رقم ۳۰ ؎ روپیہ اور ۸ ؎ رشرط اول بذریعہ منی آرڈر ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو بھیج چکی ہوں ۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی جائداد خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ میری ملکیت میں ثابت ہو تو اس کے ⅒ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی المرقوم ۱۱/۲۴ ۹

گواہ شد العبد
سید غلام حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جمیلہ خاتون بقلم خود
گواہ شد سید محمد یوسف عرائض نویس حصار

وصیت نمبر ۲۲۰۹

میں امۃ العزیز زوجہ ولایت حسین سید سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد و متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ مہر ۵۰۰ ؎ روپیہ کا جو ۱۵۰ ؎ روپیہ بشکل زیور منتقل ہوچکا ہے اور ۱۵۰ ؎ میں نے اپنے خاوند سے وصول کرلیا ہے میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم بمد وصیت داخل یا حوالہ کردوں تو ایسی جائداد یا رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مجرا کردی جائے گی ۔ والسلام ۹/۲۴ ۲۲

العبد گواہ شد
امۃ العزیز بانو ولایت حسین دوکاندار شوہر موصیہ
گواہ شد عطاء اللہ قاضی امرتسری مدرس مدرسہ احمدیہ

وصیت نمبر ۲۲۰۳

میں حمیدہ بیگم زوجہ مستری وزیر محمد پٹیالوی سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے ⅕ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل کردوں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی میری موجودہ جائداد صرف پانچسو روپیہ مہر کا ہے ۹/۲۴ ۲

گواہ شد جلال الدین شمس مولوی فاضل کاتب وصیت
العبد حمیدہ بیگم زوجہ مستری وزیر محمد
گواہ شد امام الدین سکرٹری انجمن احمدیہ سیکھواں

فیہ آیات للسائلین

انقلاب مصر پر ایک نظر

خلافت کا سوال تیرہ سو سال سے مسلمانوں میں ایک معرکۃ الآرا سوال رہا ہے کبھی یہ اپنی سیاسی نوعیت کے لحاظ سے اور کبھی مذہبی حیثیت سے معرض بحث میں آیا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں سیاسی جدوجہد کا آغاز فی الحقیقت خلافت کے سوال سے ہوا۔ اور ہندوستان میں ایک مرکزی خلافت کمیٹی قائم کی گئی ہے اس کمیٹی کے لئے ہندوستان کے مسلمانوں سے ہر قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے اس امتحان میں اپنے اموال و نفوس کی پروا نہ کی۔ مگر جس خلافت کی تائید کے لئے وہ اٹھے تھے اور جس مقصد کے لئے ان میں سے ایک کثیر تعداد نے جیل خانوں کی تاریک کوٹھریوں میں مصائب برداشت کیں اور اپنے اموال کو پانی کی طرح بہا دیا اور اپنے گھروں کو چھوڑ کر ہجرت کی۔ آخر اسی دارالخلافت سے خلافت کے خلاف آواز اٹھی اور انہوں نے

خلافت ہی کو مسلمانوں کی تباہی کا ذریعہ بتایا

اور اس آدمی کو جو خلیفۃ المسلمین کے نام سے حکومت کرتا تھا اور جس کی قابلیت کے کچھ عرصہ پیشتر گیت گائے جاتے تھے نہ صرف خلافت سے معزول کر دیا بلکہ ہمیشہ کے لئے خلافت کا خاتمہ کر دیا اور نہایت بیرحمی اور بے مروتی کے ساتھ ذلیل حالت میں جلاوطن کر دیا۔

ہندوستان کی جو حالت اس انقلاب سے ہوئی وہ ظاہر ہے۔ سیاسی مسلم لیڈروں نے عوام میں اپنا اثر قائم رکھنے کے لئے ترکی کی جدید حکمران پارٹی کو تار پر تار دیئے مگر انہوں نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی اور آخر کار ترکوں سے ہندوستان کے مسلمانوں کو مایوس ہو جانا پڑا اور خلافت کے لئے کسی اور شخص کے انتخاب کی ضرورت پیش آئی۔ خلافت کمیٹی کے لیڈروں نے تو معزول خلیفہ ہی کو خلیفہ تسلیم کیا اور اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو وہ اب تک انہیں ہی خلیفہ سمجھتے ہیں اور وہ بھی اپنے دعوی خلافت سے دستبردار نہیں ہوئے۔

اس اثناء میں شریف مکہ کو خیال ہوا کہ یہ وقت ہے میں اعلان خلافت کر دوں کیونکہ مسلمان آخر ایک خلیفہ کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ موقعہ کی مزد وقت خوب تھی لیکن چونکہ سیاسی جدوجہد کرنے والے مصری اور ہندوستانی مسلمان اس سے ناراض تھے کہ وہ انگریزوں سے تعلقات رکھتا ہے اس لئے اس کی مخالفت میں آواز اٹھی۔ مگر وہ بزور زر خلیفہ بن بیٹھا اور قبل اس کے کہ خلیفہ کر مسلمان کوئی خلیفہ بناتے اس نے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا۔ اور جہاں جہاں اس کا اثر تھا لوگوں نے اس کو خلیفہ تسلیم کر کے بیعت بھی کر لی۔ لیکن ابھی اس کی خلافت کو ایک سال بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ ابن سعود نے اس خلافت کے پرخچے اڑا دیئے۔ اور خلافت کی ہوس میں وہ مکہ معظمہ کی شرافت کے منصب سے بھی جاتا رہا۔

ادھر مصر میں ایک جماعت اس مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی کہ خلافت کا فیصلہ وہ ایک عالم اسلامی کانفرنس میں کرے گی۔ جس کے مارچ ۱۹۲۵ء میں منعقد کرنے کا اس نے اعلان کر دیا۔ اس کانفرنس کے داعیوں میں مصر کے قابل اور معزز علماء ہیں جنہوں نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد کی اشاعت اور عام ہمدردی کے حصول کیلئے ایک ماہواری رسالہ بھی جاری کیا ہے ایام قیام مصر میں ہم کو ان واجب الاحترام علماء سے ملنے کا اور تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا ہے وہ ہندوستان کے علماء کی طرح تنگ دل اور عبوس الوجہ واقع نہیں ہوئے۔ ان میں یہ بات ہم نے ضرور دیکھی ہے کہ وہ اپنی رائے کے خلاف آزادی سے سننے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ انہیں ایام میں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ مصر میں خلافت کے متعلق دو قسم کے خیالات ہیں ایک جماعت ملک فواد کے حق میں ہے دوسری اس کے خلاف۔ بہرحال مصر میں خلافت کے سوال کو حل کرنے کے لئے تیاریاں شروع ہیں لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ابھی اس کانفرنس میں کافی وقت باقی ہے۔ اور ابھی فیصلہ نہیں ہوا کہ کون خلیفہ ہوگا کہ مصر میں جدید فتنہ پیدا ہو گیا جس کا نتیجہ

موجودہ انقلاب مصر ہے

ہماری دلی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ یہ انقلاب اسلام اور مسلمانوں کے لئے موجب خیر و برکت ہو۔ اور خدا تعالیٰ ان تمام ابتلاؤں کو انعام کی صورت میں تبدیل کر دے۔ لیکن یہ امر قابل غور ہو گیا ہے کہ اس میں کیا راز ہے کہ مسلمان خلافت کے متعلق جو کوشش بھی کرتے ہیں وہ کوئی بہتر نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ اور کچھ ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ

پہلی عظمت و عزت میں بھی فرق آنے لگتا ہے؟

ہم اس امر کے اظہار سے نہیں رک سکتے اور ایسے موقعہ پر خاموش رہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان جو کام خدا کا ہے اسے اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں قرآن مجید کے پر غور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ

خلیفہ خدا بناتا ہے

یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے کہ وہ کسی کو خلیفہ بنا دے لیکن مسلمانوں نے جہاں قرآن مجید کے دوسرے احکام کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اسے پس پشت ڈال رکھا ہے۔

وہ اس امر میں بھی خدا کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے یہ کوشش کسی نیک نتیجہ کو پیدا نہیں کرے گی۔ خدا تعالےٰ نے آج جس کو خلیفہ بنانا تھا بنا دیا۔ وہ بے شک تیغ و سناں کے ساتھ نہیں کھڑا ہوا اس کو آتشین اسلحہ اور سلح فوجوں کی ضرورت نہیں اس لئے کہ وہ

قلوب کو مسخر کرنیکے لئے کھڑا ہوا ہے

دنیا کی حکومتوں سے اسے کچھ غرض نہیں وہ امن کا پیغام لیکر آیا ہے نہ جنگ کا۔ اسلام کی آئندہ کامیابی کا راز اشاعت اسلام اور دین واحد پر جمع ہو جانے میں ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کو تم چھوڑے ہو۔

پس خلافت کے اس عالمگیر سوال اور اس کے متعلق موجودہ جدوجہد اور اس کے نتائج کو غور سے دیکھو کہ

اس میں سوچنے والوں کیلئے نشانات ہیں

اطلاع ضروری

اخبار کی چٹیں نئے سرے سے ترتیب دی جا رہی ہیں اور ان کے نمبر بھی اس طرح پر بدل جاویں گے اس لئے احباب کو چاہیے کہ اگر وہ اپنے پتہ میں کسی قسم کی تبدیلی چاہتے ہوں یا کوئی غلطی پاتے ہوں جسکی اطلاع ضروری ہے تو فوراً اطلاع دیں۔

عرفانی

درخواست دعا

برادرم منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگو سلسلہ کے پرانے مخلص خادم ہیں احباب ان کی صحت کامل کے لئے دعا کریں۔

عرفانی

سالانہ جلسہ کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کے خطبہ جمعہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔

ہمارے احباب ان دوستوں کو جو غیر متعصب نہیں اور سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں کیونکہ جو باتیں وہ براہ راست سنیں گے۔ اور یہاں کے حالات اپنی آنکھ سے دیکھیں گے۔ اس کا اثر خاص ہوتا ہے سنی سنائی باتوں میں وہ اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے ضرور ایسے دوستوں کو ہمراہ لادیں۔

۲۔ جس گاؤں میں طاعون جارف ہو۔ یعنی طاعون ایسے طور پر پھیلی ہوئی ہو کہ کثرت سے موتیں ہوتی ہوں اور ایک خطرناک صورت وبا و عذاب کی پیدا ہو گئی ہو اس جگہ کے دوستوں کو لازم ہے کہ۔

وہ اس مرتبہ جلسہ پر نہ آئیں

اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہتر موقعہ دے ایسے گاؤں سے نکل کر دوسری جگہ جانا جائز نہیں لیکن انکو یہ بھی چاہیے کہ وہ فوراً اپنے گھروں سے نکلکر باہر کھیتوں یا میدان میں چلے جاویں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق یہی ہدایت دی ہے اس میں ذرا بھی غفلت کرنی ہے فوراً اپنے گھروں کو چھوڑ دینا۔

جن دیہات میں طاعون جارف نہیں ہے بلکہ بہت ہی خفیف وارداتیں ہوئی ہیں وہاں کے لوگوں کو جلسہ پر آنا چاہیئے وہ محض اس عذر سے نہ رہ جاویں۔ پس تمام دوستوں کو آپ کے اس ارشاد سے مطلع کیا جاتا ہے مفصل خطبہ الفضل میں شایع ہوتا ہے۔

دارالامان کا ہفتہ،

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت پہلے کی نسبت بحمد اللہ اچھی ہے، اور آپ سالانہ جلسہ پر حسب معمول تقریر فرمائیں گے۔

۲۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۲ء کو بابو جمال الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابہ میں سے تھے بٹالہ میں بعارضہ نمونیہ فوت ہو گئے ۱۵ دسمبر کو انکی لاش بذریعہ موٹر قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک کثیر جماعت کو لیکر ان کا جنازہ پڑھا اور آپ نے انکے جنازہ کو کندھا دیا مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کے مقام پر اٹھائے۔ بابو صاحب کے خاندان سے اس صدمہ میں عام ہمدردی ہے۔

۳۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۲ء کو صاحبزادہ حفیظ احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے پہلی اہلیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادہ نے بعد عصر انتقال فرمایا بچوں کے قبرستان میں بعد

(باقی مضمون اول صفحہ پر دیکھیں)

یاد حبیب کو تازہ رکھنے کیلئے اسکے کلام و حالات کو پڑھو

یاد حبیب کو تازہ رکھنے کے لئے اور کو نوامع الصادقین کے ارشاد پر عمل کر کے اس کے روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے ایک عجیب نسخہ یہی ہے کہ

حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی پڑھو

ان حالات زندگی سے معلوم ہوگا کہ آپ کس خاندان میں پیدا ہوئے اور آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت کن حالات میں ہوئی اور آپ کے مشاغل زندگی کیا تھے؟ خدا تعالیٰ سے اور اس کی مخلوق سے ان ایام میں آپ کے تعلقات کس قسم کے تھے آپ کی سوانح عمری کے دو حصے اس قسم کے مضامین پر مشتمل شایع ہو چکے ہیں اور حیات النبی کے نام سے موسوم ہیں قیمت دو جلد دو روپیہ آٹھ آنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شمائل و اخلاق

سوانح عمری کے ساتھ جو چیز خدا تعالیٰ کے ماموروں کے ساتھ حیرت انگیز تبدیلی انسانی قلوب میں کرتی ہے وہ ان کے اخلاقی معجزات ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ دنیا کے لئے نمونہ ہوکر آتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی سیرۃ اور آپ کے کریکٹر کی اعلےٰ شان کا علم حاصل کریں تو.

سیرہ مسیح موعودؑ

کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو حال ہی میں شایع ہوئی ہے یہ شمائل و اخلاق کی جلد کا پہلا حصہ ہے۔ جس میں حضرت کے شمائل و عادات معمولات آپ کے فلسفہ اخلاق کا امتیاز اور آپ کے اخلاق فاضلہ کا بیان واقعات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دوستوں کو انعام دینے کے قابل ہے۔ اور سعادتمند اور شریف الطبع تعلیم یافتہ جماعت کے افراد میں تبلیغ کا خدا چاہے تو بہترین ذریعہ ہو سکتی ہے۔ قیمت عہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مکتوبات اپنی زندگی میں مختلف مذاہب کے لیڈروں اور مبلغین کو لکھے اور اپنے مخالفین اور دوستوں کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں وہ اس وقت تک چھ جلدوں میں شایع ہو چکے ہیں اور چار جلدیں اس سلسلہ کی اور باقی ہیں۔

یہ خطوط جو دوستوں کو لکھے ہیں اپنے اندر ایک زندگی کی روح اور قوت رکھتے ہیں۔ اور نہایت بیش قیمت مضامین پر مشتمل ہیں۔ تصوف کی حقیقت اور قرب الٰہی کے حصول کے سادہ اور آسان طریق غرض عجیب عجیب مضامین پر بحث ہے۔

خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان دعاؤں کی قبولیت کے راز اور دعاؤں کے اثر اور قوت کے اعجاز کا ایک لطیف بیان ان میں ملے گا۔ اور جو خطوط مخالفین اسلام اور سلسلہ کو لکھے ہیں۔ انہیں صداقت اسلام کے زبردست دلائل قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعجازی قوت اور جلالی و جمالی شان کا اظہار پر شوکت الفاظ میں کیا گیا ہے۔

غرض مجموعہ قابل دید ہے۔ ہر جلد کی قیمت جو کچھ بھی نہیں ۸ر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی تحریریں

حضرت مسیح موعود کی وہ تحریریں جو آپ نے اپنی بعثت سے پہلے لکھی تھیں۔ جمع کی جا رہی ہیں ان میں سے ایک حصہ پہلے شایع ہوا تھا۔ اور باقی حصص انشاء اللہ کے بعد دیگرے شایع ہوں گے۔ ان تحریروں میں بعض عجیب و غریب اور قیمتی جواہرات ہیں جن کو دنیا اب کسی قیمت پر نہیں پیدا کر سکتی مگر ایڈیٹر الحکم اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہے۔

کہ اس کے گھر میں یہ دولت موجود ہے

مگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ یہ دنیا کا ہے اسکو دیا جاوے اس لئے جلد سے جلد شایع کرنے کی کوشش کی جاویگی۔ مگر اس کی اشاعت جماعت کے حوصلہ پر موقوف ہے جب تک کم از کم ایک ہزار درخواست نہ ہو میں نہیں شایع کرونگا انہیں جواہرات میں سے ایک

قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ ہے

اور ایک پادری مورس اور سراج الدین عیسائی کی خط و کتابت پر محاکمہ ہے انمیں سے ہر ایک کی قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ ہے

(احباب درخواستیں بھیجیں!)

یہ تمام کتابیں مینیجر اخبار الحکم کے نام درخواست بھیجنے پر ملیں گی! قادیان